امام ولی اللہ کے علوم میں نقل عقل کشف کے تطابق کو مابہ الامتیاز مانتے ہیں۔ اور یہ کہ امام ولی کے بعد اس درجے کا کامل ہم فقط امام عبدالعزیز کو مانتے ہیں۔ جن میں یہ تینوں کمالات جمع تھے۔ اس سلسلے میں مولانا سندھی نے اس رجحان پر بھی تنقید کی ہے۔ جس میں غلو کی حد تک امام عبدالعزیز سے انکار پایا جاتا تھا۔

ہمارے نزدیک آج جو حالات ہمیں درپیش ہیں، اور جن مسائل سے ہمیں اس وقت عہدہ برآ ہونا پڑ رہا ہے ان کا یہ تقاضا ہے کہ ہم اس نقطے پر خاص طور سے زور دیں۔ اور ولی اللہی تحریک کے ضمن میں امام عبدالعزیز کی جامعیت ہمارے پیش نظر رہے۔ ملت میں وسیع تر اتحاد کا یہی ایک ذریعہ ہو سکتا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ جامعہ اسلامیہ بہاولپور کا قیام مغربی پاکستان کی دینی تاریخ میں ایک خوش آیند مستقبل کی تمہید ہے لیکن افسوس ہے کہ ہمارے اکثر دینی اداروں سے قومی بنیادوں پر علوم اسلامیہ کی ایک درس گاہ کے قیام کا خیر مقدم نہیں کیا اور اس کی وجہ ظاہر ہے بد قسمتی سے ان اداروں کے ماتحت جو دینی مدارس چل رہے ہیں۔ ان میں سے بیشتر ایک قسم کی اجارہ داریاں سی بن گئی ہیں۔ اور مولانا محمد اسمعیل صاحب امیر جماعت اہل حدیث کے الفاظ میں "یہ بسا اوقات انتشار اور تفرقہ بین المسلمین کا موجب بنتے ہیں۔"

انہی دنوں مغربی پاکستان اسمبلی میں جب جامعہ اسلامیہ بہاولپور کا آرڈی ننس، اسمبلی کے ارکان کی منظوری کے لئے پیش ہوا تو سرکاری بنچوں کے علاوہ حزب اختلاف نے بھی جامعہ کے قیام کا بڑے زوردار الفاظ میں خیر مقدم کیا۔ اور اس طرح یہ آرڈی نینس باتفاق رائے منظور کیا گیا۔ حزب اختلاف کے لیڈر نے جامعہ اسلامیہ کے قیام پر حکومت کو مبارک باد دی، اسمبلی کے ایک ممتاز رکن علامہ ارشد نے بہاولپور میں اسلامی علوم کی درس گاہ کے قیام پر صدر ایوب اور گورنر مغربی پاکستان کو خود ان کے الفاظ میں "بغیر کسی ذہنی تحفظ کے" دلی مبارک باد پیش کی۔ اور اس کے ساتھ ہی رکن موصوف نے موجودہ ناظم اعلیٰ اوقاف جناب شیخ محمد اکرام کی ان کوششوں کو سراہا جو اس جامعہ کے قیام میں منتج ہوئیں۔ خدا کرے یہ جامعہ پھلے پھولے تاکہ مستقبل میں ہماری تمام دینی تعلیم کا یہ مرکز و محور بن سکے

اس ماہ ہمارے دو محترم بزرگ جن کا ولی اللہی تحریک سے قریبی تعلق تھا۔ ہم سے رخصت ہو گئے ہجرت سے قبل مولانا عبیداللہ سندھی کی عمر کا ایک حصہ سرزمین سندھ کے مشہور صاحب طریقت